اندازِ گفتگو کیا ہے؟

خانہ بدوش

جاوید چودھری ایک مؤقر نام ہے کچھ لوگ ان کو معاصر صحافت کا اہم ستون گردانتے ہیں۔ ان کے بیشتر کالم چشم کشا، بصیرت افروز اور حیرت انگیز مواد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ میں ان کی دل سوزی، دردمندی اور حب الوطنی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ روزنامہ ایکسپریس پڑھنے کی ایک وجہ چودھری صاحب کا کالم بھی ہے۔ مگر اس خوبی وکمال کے باوجود ان کی ہر بات، ہر تبصرے اور تجزیے سے اتفاق ممکن نہیں۔ اس قسم کے حضرات کی دینی معلومات سطحی، سرسری، ادھوری اور نامکمل ہوتی ہیں جس کی تازہ ترین مثال ان کا معرکۃ الآرا کالم ''ٹچ سکرین کا والد'' ہے۔ جس میں انہوں نے مشہور کمپیوٹر ساز کمپنی ''ایپل'' کے بانی سٹیو جابز کا نثری قصیدہ لکھا ہے۔ موصوف اپنے مجہول النسب ممدوح کا قرض چکاتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''پہلا ایپل حضرت آدم علیہ السلام کا وہ سیب تھا جو وہ حضرت حوّا کے چکر میں کھا گئے اور اس کے بعد زمین پر پھینک دیے گئے''

کیا جاوید چودھری ثابت کر سکتے ہیں کہ ''الشجرۃ'' جس سے حضرت آدم علیہ السلام کو منع کیا گیا تھا وہ سیب تھا؟ قرآن پاک اور مستند حدیث شریف سے اس کی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے۔

کیا ایسے استہزائیہ جملے ایک مسلمان کی زبان وقلم سے زیب دیتے ہیں؟ سب سے پہلے انسان اور اللہ کے پہلے معصوم نبی سیدنا آدم علیہ السلام کے مقام ومرتبہ کا احترام اور اُن کی عصمت وعفت کا لحاظ کیا بطور مسلمان آپ کی ذمہ داری نہیں؟

ایک مجہول النسب کی مادی فتوحات کی بابت آپ کا گستاخ قلم ایک معصوم نبی سے کھلواڑ کر رہا ہے۔ اللہ کے کسی بھی نبی کا استہزا و تمسخر ایمان ویقین کی نعمت سے محرومی، سخت گناہ اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ آپ گھسیارے یا گڈریے نہیں کہ آپ کی لاعلمی اور جہالت کو نظر انداز کر دیا جائے۔

ماشاءاللہ صحافت وکالم نگاری میں آپ کا مقام مسلّم اور دانش وری کا اعتراف کیا جاتا ہے، اس لیے آپ کے قلم سے ایسے گستاخانہ وبے کانہ جملے اور استہزائیہ فقرے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سب کچھ برداشت مگر اللہ کے کسی بھی نبی کی توہین، استہزا اور تمسخر ناقابل برداشت ہے۔ جاوید چودھری اپنی اس بے لگام غلطی پر توبہ کریں اور اس کا اعلان کریں۔ توبہ ورجوع سیدنا آدم علیہ السلام کا شیوہ ہے، جب کہ تکبّر وانانیت شیطان کا فعل ہے۔

مرادِ ما نصیحت بود و کردیم
حوالت باخدا کردیم و رفتیم